ادیان کی حقیقت اور دین حق

ذرائع ابلاغ اور وسائل تبلیغ کا حقیقی استعمال دین حق کی تشریح و وضاحت اور نشر و اشاعت ہے

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد ﴿ان الدین عند اللہ الاسلام﴾

ادیان دین کی جمع ہے۔ عربی زبان میں یہ ایک کثیر المعنی لفظ ہے۔ اس کا ایک مفہوم غلبہ واقتدار' مالکانہ تصرف اور فرمانروائی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ولہ ما فی السموات والأرض ولہ الدین واصبا افغیر اللہ تتقون﴾ (النحل:۵۲)

اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے' سب اس کا ہے اور اس کا تسلط قائم ہے تو کیا تم اللہ کے علاوہ اوروں سے ڈرتے ہو۔

دوسرا مفہوم اطاعت شعاری اور فرمانبرداری کا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وقاتلوھم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین کلہ للہ﴾ (الانفال:۳۹)

''اور ان کافروں سے جنگ کرتے رہو' یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور اللہ کی مکمل اطاعت ہونے لگے۔''

اور اس کا ایک مفہوم جامع اور ان سب کو شامل ہے۔ جس کے مطابق دین معبود کی ذات وصفات کے متعلق عقائد ونظریات اور ان سے پھوٹنے والے طریق عبادت اور طرزِ زندگی اور نظامِ اخلاق سے عبارت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الیوم یئس الذین کفروا من دینکم فلا تخشوھم واخشون الیوم أکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الإسلام دینا﴾ (المائدہ:۳)

''آج کے دن کافر تمہارے دین یعنی نظام زندگی سے ناامید ہوگئے ہیں۔ سو تم ان سے مت ڈرو اور صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ آج ہم نے تمہارے لیے تمہارے دین کو دین کامل کردیا اور اپنی نعمت (ہدایت) تم پر پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بطورِ دین (نظامِ زندگی) پسند کیا۔''

قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

﴿لکم دینکم ولی دین﴾ (الکافرون:۶)

''تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔''

یعنی ہمارا تمہارا دین الگ الگ ہے۔ اس لیے کہ ہمارے تمہارے عقائد ونظریات میں بھی اختلاف ہے اور طریق عبادت میں بھی اور روزمرہ زندگی کے امور و معاملات میں بھی۔

اور یہ امر تو ہر صحیح العقل اور سلیم الفطرت شخص کے نزدیک مسلّم ہے کہ حق اور دین حق ایک ہی ہوسکتا ہے اور ایک ہی ہے' حقائق باہم متصادم اور متعارض نہیں ہوسکتے۔ کائنات کے اس وسیع نظام میں حیران کن یکجہتی' ہم آہنگی اور استحکام اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اللہ وحدہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' اس کے سوا کوئی اس کائنات کا خالق ہے نہ مدبر اور نہ متصرف۔ فرمایا:

﴿لوکان فیھما آلھة الا اللہ لفسدتا﴾ (الانبیاء:۲۲)

''اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو یہ درہم برہم ہوجاتے۔''

ایسے ہی اس نظام کی تخلیق اور اس کی بقاء میں بھی اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ فرمایا:

﴿قل أرأیتم ما تدعون من دون اللہ أرونی ماذا خلقوا من الأرض أم لھم شرک فی السموات ایتونی بکتب من قبل ھذا أو أثرة من علم إن کنتم صدقین﴾ (الأحقاف:۴)

''کہو کہ بھلا تم نے ان چیزوں کو دیکھا ہے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو' ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کون سی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں ان کی شراکت ہے۔ اگر سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ یا علم (انبیاء میں) سے کچھ (منقول) چلا آتا ہو (تو اسے پیش کرو۔)''

اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا اور خوشنودی تک پہنچانے والا راستہ بھی صرف ایک ہی ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿ھذا صراط علی مستقیم﴾ (الحجر:۴۱)

''مجھ تک پہنچانے کا یہی سیدھا راستہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ تک رسائی کا صحیح اور فطری راستہ صراطِ مستقیم ابتداءِ خلق سے لے کر کائنات کے ہر زمانہ اور ہر گوشہ میں ایک ہی رہا ہے۔ دنیا بھر کے اہل علم وفضل اور اصحاب بصیرت اسی ذات والا صفات کا قرب حاصل کرنے کے لیے تگ ودو کرتے رہے۔ ان میں کچھ ایسے اصحاب کمال بھی تھے' جن کی صلاحیت وصالحیت دیکھ کر لوگوں کو یہاں تک غلط فہمی ہوئی کہ انہوں نے ان کو عبادت کیلئے پکارنا شروع کردیا۔ فرمایا:

﴿أولئک الذین یدعون یبتغون إلی ربھم الوسیلة أیھم أقرب ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ إن عذاب ربک کان محذورا﴾ (الاسراء:۵۷)

''یہ لوگ جن کو (اللہ کے سواء) پکارتے ہیں' ان کو بلا دیکھو وہ خود اپنے پروردگار کے ہاں ذریعہ (تقرب) تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون ان میں (اللہ کا) زیادہ مقرب (ہوتا) ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اس

کے عذاب سے خوف رکھتے ہیں۔ بلاشبہ تمہارے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔"

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ اللہ کے جتنے پیغمبر آئے سب کی راہ ایک ہی تھی۔ ایک ہی عالمگیر قانون سعادت کی تعلیم دینے والے تھے۔ یہ عالمگیر قانونِ سعادت دینِ اسلام ہے۔ ایمان اور عمل صالح کا دین ایک اللہ کی عبادت اور اس کے بھیجے ہوئے رسول کی اطاعت اس کا مصدر و منبع بھی ایک ہی ہے اور اس کو لانے اور پھیلانے والے بھی ایک ہی نوعیت کے لوگ تھے جن کا سلسلہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔ ارشادِ نبوی ہے:

﴿عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم أنا أولی الناس بعيسی ابن مريم فی الدنيا والآخرة والانبياء إخوة لعلات أمهاتهم شتی ودينهم واحد﴾ (رواه البخاری)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا و آخرت میں عیسیٰ بن مریم کا میں ہی سب سے زیادہ قریبی تعلق دار ہوں۔ انبیاء علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں۔ دین ایک ہی ہے۔"

اس کے علاوہ جو کچھ بھی دین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے وہ دین حق اور دین مقبول نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ان الدين عندالله الاسلام وما اختلف الذين اوتوا الكتاب الا من بعد ما جاء هم العلم بغيا بينهم﴾ (آل عمران:۱۹)

"دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے اور اہل کتاب نے جو اس دین سے اختلاف کیا تو علم حاصل ہونے کے بعد آپس میں ضد سے کیا۔"

وگرنہ اصل دینِ محکم واضح دلائل پر مبنی ہے اور سب کو اسی کا پابند اور مکلف بنایا گیا تھا۔ چنانچہ فرمایا:

﴿وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة وذلك دين القيمة﴾ (البینۃ:۵)

"ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔ یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہی سچا اور قائم رہنے والا دین ہے۔"

سچا دین ہمیشہ سے ایک ہی ہے۔ اس میں اختلاف اس طرح ہوا کہ کچھ لوگوں نے اپنی خواہشات نفس کے مطابق معبود تراش لیے اور کچھ توہم پرستی کا شکار ہو گئے۔ چنانچہ فرمایا:

﴿إن يتبعون إلا الظن وإن هم إلا يخرصون﴾ (الأنعام:۱۱۶)

"یہ لوگ محض ظن فاسد کے پیچھے چل رہے ہیں اور بے ہنگم منصوبہ بندی سے کام لے رہے ہیں۔"

کچھ لوگوں نے تعلیمات الٰہیہ کا ایک حصہ فراموش کر کے پس پشت ڈال دیا اور اس کے نتیجہ میں ذلیل و رسوا ہوئے اور کچھ لوگوں نے ایسے امور دین میں داخل کر دیئے جو اس میں نہ تھے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ورهبانية ابتدعوها ما كتبنها عليهم إلا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها فآتينا الذين آمنوا منهم أجرهم وكثير منهم فاسقون﴾ (الحدید:۲۷)

"اور رہبانیت کی بدعت تو انہوں نے نکالی ہم نے تو ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر (انہوں نے اپنے خیال میں) اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (خود ایسا کر لیا تھا) پھر جیسا اس کو نبھانا چاہئے تھا نباہ بھی نہ سکے پس جو لوگ ان میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے ان کا اجر دیا اور ان میں بہت سے نافرمان ہیں۔"

اس طرح دین حق کے بالمقابل مختلف ادیان معرضِ وجود میں آ گئے اور ہر فریق اپنے پاس موجود دین نامی چیز پر خوش ہے اور کچھ بزعم خویش دانش ور اللہ کے نازل کردہ دین کامل دین اسلام کو ناقص اور نا قابل عمل باور کروا رہے ہیں اور اپنے وضع کردہ استحصالی نظاموں کو انسانیت کی فلاح و بہبود اور ترقی کا ضامن قرار دے رہے ہیں جو سراسر دھوکہ اور جاہلیت جدیدہ کی بدترین غلامی ہے اب یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ ان دانشوروں اور بزعم خویش عالمی راہنماؤں اور انسانی آزادی کے ٹھیکیداروں کا مقصد دنیا بھر کے پس ماندہ اور ظلم و جور بھوک اور افلاس میں پسے ہوئے لوگوں کو اپنی نوآبادی بنا کر انہیں مزید تختہ مشق بنانا اور انکی باقی ماندہ ثروات و اثاثات کو لوٹنا ہے اس عالمی ظلم و ستم اور استحصال کا مداوا صرف اور صرف دین حق کی تلاش جستجو اور پھر اس پر اخلاص کے ساتھ عمل پیرا ہونا ہے پوری دنیا کے ذرائع ابلاغ اور وسائل تبلیغ کا سب سے اہم اور بڑا فریضہ یہی ہے کہ وہ دین حق کی تلاش اسکی نشر و اشاعت میں انسانیت کی مدد کریں اسی عمل صالح اور کار خیر کی بدولت انسانیت کا وقار بحال ہو سکتا ہے جاہلیت جدیدہ سے گلو خلاصی ہو سکتی ہے تہذیب و تمدن کے نام سے جو بد تہذیبی ہو رہی ہے اس کا سد باب ہو سکتا ہے انسان دشمن راہنماؤں سے چھٹکارا مل سکتا ہے جو قائدین اپنے ذاتی مقاصد اور مفادات سے ایک لمحہ کے لیے باہر نہیں نکل سکتے وہ انسانی فلاح اور آزادی کیلئے کچھ نہیں کر سکتے دین حق کے علمبردار اور وحی الٰہی کے امناء انبیاء و رسل علیہم الصلاۃ والسلام تمام کے تمام ذاتی مفادات سے ہمیشہ بالاتر رہے۔ حتیٰ کہ کبھی کسی نے ذاتی انتقام بھی نہیں لیا۔

انہی مقدس شخصیات کا اسوہ حسنہ انسانیت کے لیے شاہراہ امن و سلامتی ہے اور اسی شاہراہ کے نام دین حق ہے اور وہی صراط مستقیم ہے۔ بصورت دیگر آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت دنیا سمٹ کر گلوبل ویلیج بن چکی ہے لیکن دلوں کے فاصلے بڑھ گئے۔ تفرقوں کی خلیج وسیع تر ہو رہی ہے۔ اس پُر آشوب دور میں صرف اسلام ہے جو تمام انسانیت کو پیغام نجات دے رہا ہے۔

﴿ان هذه امتكم امة واحدة وانا ربكم فاعبدون﴾ (الأنبیاء:۹۲)

"یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تم میری ہی عبادت کیا کرو۔"